قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

فرقہ جماعت المسلمین

تحقیق کے آئینہ میں



مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صاحب
صفدر اوکاڑوی مدظلہ العالی

شائع کردہ:
شعبہ نشر و اشاعت
جامعہ عربیہ احسن العلوم
گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی پوسٹ بکس نمبر : 17656
ٹیلی فون نمبر: 4818210

جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شعبہ نشرواشاعت (پرنٹ میڈیا) سے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم کی حسبِ ذیل تصانیف دستیاب ہیں۔

- بدعتیوں کے درود کی شرعی حیثیت۔
- پیغامِ مسرت۔
- احسن العطر فی تحقیق الرکعتین بعد الوتر۔
- احسن المقال فی رد صیام ستۃ شوال۔
- احسن المسائل والفضائل (رمضان شریف کے احکامات)

علاوہ ازیں دیگر کتب حسب ذیل ہیں۔

- تفسیر حسن بصری۔
- علماء حق پر علمائے سو کا بہتان عظیم۔
- دعوت فکرونظر۔
- احسن التحقیقات۔
- فرقہ جماعت المسلمین تحقیق کے آئینے میں۔
- صرف سفید عمامہ سُنّت ہے۔
- غلمانِ انگریز۔
- النہر الفائق .. ۸۰ سال سے نایاب ہونے کے بعد منصۂ شہود پر آرہی ہے (زیر طبع)
- رضا خانی مذہب۔
- مبتدعین کے بارے میں دو ٹوک فتویٰ۔
- شیعہ مذہب کے چالیس مسائل۔

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

آپ فرما دیجیے تم مومن نہیں ہو لیکن کہتے کو مسلمین ہو کیونکہ تمہارے دلوں میں ایمان ہی نہیں ہے (سورۃ حجرات ۱۴)

فرقہ جماعت المسلمین

تحقیق کے آئینہ میں

از

مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد امین صاحب
صفدر اوکاڑوی مدظلہ العالی

شائع کردہ:
شعبہ نشر و اشاعت
جامعہ عربیہ احسن العلوم
گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی پوسٹ بکس نمبر: 17656
ٹیلی فون نمبر: 4818210

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

برادران اسلام- اسلام میں فرقہ بندی کی ابتداء اس ملک میں دور برطانیہ میں شروع ہوئی- عوام میں دین کے بارے میں ذہنی آوارگی اور عملی بے راہ روی پیدا کی گئی- اس ذہنی آوارگی کے نتیجہ میں نت نئے فرقے پیدا ہو کر فتنے پھیلا رہے ہیں- اُن فرقوں میں 1395ھ میں ایک فرقہ غیر مقلدین سے پیدا ہوا- جو مسعود احمد صاحب کو امام مفترض الطاعۃ مانتا ہے- کچھ لوگ اُس کے دام میں پھنس گئے، کیونکہ وہ قرآن و حدیث کے نام سے دھوکا دیتا ہے- اس فتنہ کی طرف حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب مہتمم جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال نمبر2 کراچی نے بارہا توجہ دلائی- لیکن بعض دیگر مصروفیات کی بنا پر کچھ لکھنے کی نوبت نہ آئی- مورخہ 4 رجب 1412ھ کو حضرت موصوف الجامعۃ الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحب دام ظلہم کی صاحبزادی کی شادی کی تقریب میں تشریف لائے اور غریب خانہ پر بھی قدم رنجہ فرمایا- تو پھر اصرار فرمایا کہ اس نئے فرقہ کے بارہ میں مختصر سی تحریر ضرور لکھنا چاہیے- چنانچہ چند گھنٹوں میں یہ مختصر سی تحریر لکھی ہے-

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط محمد امین صفدر عفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم :۔ اما بعد۔ برادرانِ اسلام یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام لانے اور اسلام پھیلانے کا سہرا صرف اور صرف اہلِ سنت والجماعت کے سر ہے۔ لاکھوں کافروں نے ان کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔ وہ بھی اہلِ سنت مسلمان ہی کہلاتے اور تقریباً ایک ہزار سال اس ملک میں اسلامی حکومت قائم رہی اور کتاب و سنت پر مبنی فقہ حنفی اس ملک کا قانون رہا۔

اس کے بعد انگریز حکومت یہاں قائم ہوئی یہاں کے سب سنی مسلمان ایک مذہب حنفی کے پابند تھے۔ نہ یہاں اختلاف تھا نہ فرقہ پرستی کا نشان تھا۔ ملکہ وکٹوریہ نے مسلمانوں کے اس اتفاق و اتحاد کی فضا کو ختم کرنے کے لیے آزادیٔ مذہب (تقلید سے آزادی) کا اشتہار دیا جو وکٹوریہ کی سلور جوبلی کے موقع پر تقسیم کیا گیا۔

حکومتِ برطانیہ کی خوشنودی کے لیے کچھ لوگ پابندیٔ مذہب حنفی سے آزاد ہو کر غیر مقلد بن گئے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد لکھتے ہیں۔ "فرمانروایانِ بھوپال کو ہمیشہ آزادیٔ مذہب (غیر مقلدیت) میں کوشش رہی ہے جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا ہے ...... دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ میں قدیماً حدیثاً ہر جگہ انصاف پر نظر رکھی ہے۔ کسی جگہ مجرد تہمت و افتراء پر کارروائی خلاف واقعہ نہیں فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب جاری کیے۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 3)

مزید لکھتے ہیں "اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادیٔ مذہب (غیر مقلدیت) کو ناپسند کرتا ہے اور ایک خاص مذہب (حنفی) پر جو باپ دادوں سے چلا آرہا ہے جما ہوا ہے۔ (ایضاً صفحہ 5) ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں۔ "یہ آزادیٔ مذہب ہماری مذاہب جدیدہ (حنفی شافعی وغیرہ) سے عین مراد قانون انگلشیہ سے ہے۔ (ایضاً 20) پھر لکھتے ہیں "یہ لوگ (غیر مقلد) اپنے دین میں وہی آزادی برتتے ہیں جس کا اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے۔ خصوصاً دربار دہلی سے جو سب درباروں کا سردار ہے۔ جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقلید مذہب میں اب تک تالیف ہوئے ہیں۔ وہ شاہد عدل ہیں۔ اس بات پر کہ مدعی اس طریقہ کے قیدِ مذہب خاص سے آزاد ہیں اور جس قدر رسائل بجواب ان مسائل کے طرف سے مقلدانِ مذہب کے لکھے گئے ہیں وہ سب بہ آواز بلند پکارتے ہیں کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہیں۔ ہم پر پیروی فلاں و ہماں فرض و واجب ہے۔ آزادیٔ مذہب سے کچھ واسطہ نہیں یہ آزادی سرکار برٹش کو یا ان کو جو اس حکومت میں اظہار اپنی آزادیٔ مذہب خاص کا کرتے ہیں مبارک رہے۔ اب تامل کرنا چاہیے کہ دشمن سرکار (انگریزی) کا وہ ہوگا جو کسی قید (مذہب حنفی) میں اسیر ہے یا آزاد و فقیر (غیر مقلد) ہے۔ (ایضاً 32)

اور حنفیوں کے بارہ میں لکھا ہے "یہ چاہتے ہیں کہ وہی تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ضد اور جہالت آبائی جو اُن میں چلی آئی ہے قائم رہے اور جو آسائش رعایا ہند کو بوجہ آزادیٔ مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ اُٹھ جائے اور امن عام باقی نہ رہے۔ سارے مسلمان ایک مذہب خاص کے پابند ہو کر خوب اپنا تعصب گورنمنٹ سے ظاہر کریں اور جب موقع پاویں مثل زمانہ غدر کے فساد برپا کریں۔ (ایضاً صفحہ 56) بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقۂ موحدین کو ہتھیار اُٹھانا خلافِ ایمان و اسلام کے ہیں (ایضاً صفحہ 16)

خلاصہ یہ نکلا کہ انگریز سے پہلے پاک و ہند کے سنی مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد تھا۔ سب مذہب حنفی کے پابند تھے۔ نہ کوئی تفرقہ تھا نہ اختلاف۔ اس لیے خطرہ تھا کہ اگر یہ لوگ اسی طرح متحد رہے تو یہ انگریز گورنمنٹ کے خلاف جہاد پر نکلتے رہیں گے اور حکومت برطانیہ خاک میں مل جائے گی۔ چنانچہ مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کرنے کے لیے گورنمنٹ برطانیہ نے آزادیٔ مذہب کا اشتہار دیا جو لوگ اس اشتہار کی وجہ سے حنفی مذہب چھوڑ کر غیر مقلد بن گئے وہ سرکار برطانیہ کے فرمانبردار سمجھے گئے۔ انہوں نے بھی انگریز کے خلاف جہاد کو خلاف ایمان و اسلام مان لیا۔ لیکن جن لوگوں نے اس اشتہار پر عمل نہ کیا اور مثل سابق سنی مسلمان رہے اُن کو متعصب، ضدی، سرکار برطانیہ کا دشمن سمجھا گیا۔ اُن کے جہاد کو غدر اور فساد کا نام دیا گیا۔ اس تقلید امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چھوڑنے کا سبب کوئی آیت قرآنی یا حدیث نبوی نہیں تھی۔ صرف ملکۂ وکٹوریہ کا اشتہار اس کی دلیل تھا۔

جب مذہب سے آزادی اختیار کر کے لوگ شتر بے مہار بن گئے پھر کیا تھا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا اور ہر روز نئے نئے اختلافات اور نئے نئے فرقے بننے لگے۔ مولانا عبدالاحد خانپوری فرماتے ہیں کہ "نیچری فرقہ (جو معجزات و کرامات کے منکر ہیں) قادیانی فرقہ (جو ختم نبوت و حیات مسیح علیہ السلام کا منکر اور مرزا قادیانی کو نبی مانتا ہے) چکڑالوی فرقہ (جو منکرین سنت ہیں) ان اہلحدیثوں (غیر مقلدین) سے ہی نکلے۔ (ملخصاً کتاب التوحید والسنہ صفحہ 2۔1)

خود اہل حدیث کہلانے والوں میں جو الگ الگ فرقیاں بنیں امام جماعت غرباء اہل حدیث ان کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

1۔ جماعت غرباء اہلحدیث 1313ھ 2۔ کانفرنس اہلحدیث 1328ھ 3, امیر شریعت صوبہ بہار 1339ھ

4, فرقۂ ثنائیہ 1938ھ 5۔ فرقۂ حنفیہ عطائیہ 30۔1929ء 6۔ فرقۂ شریفیہ 1349ھ

7۔ فرقۂ غزنویہ 1353ھ 8۔ جمعیت اہلِ حدیث 1370ھ 9۔ انتخاب مولانا محی الدین 1378ھ (خطبۂ امارت صفحہ 26)

یعنی صرف 65 سال میں یہ فرقہ 9 فرقیوں میں بٹ گیا۔ ان کا عجیب انداز ہے۔ وعظ فرقہ بندی کے خلاف کرتے ہیں۔ لیکن نت نئے فرقے بناتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ آئمہ

نے اختلاف ڈالا۔ حالانکہ اس ملک میں سب حنفی ہے۔ یہاں شافعی، مالکی، حنبلی اختلاف کا وجود ہی نہ تھا۔ اس ملک میں غیر موجود اختلاف کی برائیاں بیان کرتے اور خود اس ملک میں نت نئے اختلاف پیدا کرتے۔ پروفیسر محمد مبارک غیر مقلد شاگرد مولوی عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی غیر مقلد لکھتے ہیں "جماعت غرباء اہلحدیث کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت کے مقصد کے لیے رکھی گئی۔ صرف یہی مقصد نہیں بلکہ تحریک مجاہدین یعنی سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کی مخالفت کر کے انگریز کو خوش کرنے کا مقصد پنہاں تھا (علماء احناف اور تحریکِ مجاہدین صفحہ 48) ان معروضات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی۔ پاک و ہند میں مسلمانوں میں افتراق و انتشار کا باعث غیر مقلدیت ہی بنی۔ فرقہ بندی اور نت نئے اختلافات ترک تقلید کے درخت کے ہی کانٹے ہیں۔ البتہ ان ساری خامیوں کو عمل بالحدیث کے پردہ کے نیچے چھپا کر ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کی مثال کو پورا کیا جاتا ہے۔ فرقہ در فرقہ در فرقہ مسعودیہ یہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ملکہ وکٹوریہ کے اشتہار مذہب آزادی کی بنا پر فرقہ غیر مقلدین پیدا ہوا جس کا مشن یہ تھا "انگریز سے جہاد حرام اور مسلمانوں میں فرقہ بازی، اختلاف و انتشار پھیلانا فرض۔"

اس فرقہ سے ایک اور فرقہ پیدا ہوا جس کا نام "غرباء اہل حدیث" تھا۔ اس کا مقصد بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس فرقہ میں ایک شخص مسعود احمد نامی تھا جس نے اہلِ حدیث ہوتے ہوئے کتاب "تلاشِ حق" لکھی جسے جماعتِ اہل حدیث کراچی نے شائع کیا۔ ایک رسالہ التحقیق فی جواب التقلید لکھا۔ اُسے بھی جماعت غرباء اہل حدیث نے شائع کیا۔ مسعود احمد اگرچہ عالم نہیں ہے مگر جماعت غرباء اہلحدیث نے اس کی بہت عزت افزائی کی۔ مثل مشہور ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ جماعت غرباء اہلِ حدیث میں سلسلۂ امارت تھا۔ مسعود صاحب کا دل بھی امیر بننے کے لیے انگڑائیاں لینے لگا لیکن فرقہ جماعت غرباء اہل حدیث میں رہتے ہوئے یہ شوق پورا ہونا محال تھا۔ اس لیے انہوں نے فرقہ غرباء اہلِ حدیث میں ایک ضمنی شاخ بنالی۔ اس فرقی کا نام جماعت المسلمین رکھا۔ تقریباً دس سال فرقہ ضمنی شاخ کی حیثیت سے رکھا۔ اس کے دودھ سے پل کر 1395ھ میں جماعت غرباء اہلحدیث سے بغاوت فرما کر اس فرقہ در فرقہ کو جماعت المسلمین کہنے لگا۔ خود امیر بن گیا اور امیر کی اطاعت کے نام سے رسالہ لکھ کر ثابت کر دیا کہ مسعود احمد کی اطاعت فرض ہے۔ البتہ اتنی ترقی کی کہ جماعت غرباء اہل حدیث کے امیر یہ کہتے تھے کہ میری اطاعت نہ کرے وہ اہل حدیث نہیں۔ انہوں نے یہ تاثر دیا کہ جو مسعود احمد کو امام نہ مانے جس کی اطاعت فرض ہے وہ سرے سے مسلم ہی نہیں۔ اسلامی اصطلاحات کے مفہوم بدلنے کی مشق تو اہل حدیث ہوتے ہوئے ہی انہوں نے کرلی تھی۔ ہاں بعض الفاظ کا معنی بدلنے سے رہ گیا تھا وہ حوصلہ اب پورا کرلیا۔ اُس نے سب سے پہلے اسلام اور مسلم کا معنی بدلا۔

مسلم کا معنی۔ مسعود احمد صاحب نے تلاشِ حق نامی کتاب میں جو اہلِ حدیث ہوتے ہوئے لکھی۔

اگرچہ وہ اب اہلِ حدیث کو غیر مسلم کہتے ہیں مگر اس کتاب کو آپ نے کانٹ چھانٹ کر کے مشرف با اسلام فرما لیا۔ حذف وغیرہ کرنے کے بعد اس کا نام خلاصہ تلاش حق رکھا اس میں آپ فرماتے ہیں "غرض یہ کہ مسلمین یعنی کسی امام کی تقلید نہ کرنے والے ہمیشہ رہے ہیں۔ (خلاصہ تلاش حق صفحہ 41) اس کتاب میں ہے کہ ایک شخص نے مسعود صاحب کو لکھا "ہم کلمہ پڑھتے ہیں قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں۔ حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ خدا کی توحید پر ایمان ہے۔ رسالت پر بھی ایمان ہے۔ پھر کس جرم میں آپ ہم کو اسلام سے خارج کرتے ہیں حالانکہ تقلید کرتے ہوئے بھی ہم ان ساری باتوں کے قائل ہیں اور ایمان کامل رکھتے ہیں اور ہم تقلید اسی لیے کرتے ہیں کہ ایمان سلامت رہے۔ کوئی شخص ہمارے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ (ایضاً صفحہ 117-118)

مسعود صاحب جواب میں لکھتے ہیں "خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھنے حضور کی رسالت پر ایمان لانے کے باوجود بھی آپ مسلم نہیں اس لیے کہ آپ شرک کے مرتکب ہیں۔ کیونکہ آپ نے تقلید کو داخل فی الدین کیا ہے اس کو واجب قرار دیا ہے۔ اس لیے آپ شرک کے مرتکب ہوئے۔ (خلاصہ تلاش حق۔ صفحہ 141-142) مزید لکھتے ہیں۔ سوال مرقومہ بالا میں جو باتیں وارد ہوئی ہیں اُن سب باتوں پر بریلویوں، مرزائیوں، رافضیوں، منکرین حدیث اور جملہ فرق باطلہ کا اتفاق ہے تو کیا وہ سب مسلم ہیں؟ (صفحہ 143)

مسعود صاحب نے اُن تمام مفسرین، محدثین، سلاطین اسلام، کو مرزائیوں جیسا غیر مسلم بنا دیا جن کا ذکر طبقات حنفیہ، طبقاتِ مالکیہ، طبقاتِ شافعیہ اور طبقاتِ حنابلہ میں آتا ہے۔ اُن میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ترمذی، امام ابنِ ماجہ، امام دارقطنی، امام بیہقی، صاحب مشکوٰۃ، حافظ ابن حجر وغیرہ شامل ہیں۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ مسعود صاحب تک قرآن پہنچانے والے مشرک، حدیث جمع کرنے والے مشرک، اسماء الرجال لکھنے والے غیر مسلم، مسعود صاحب قرآن پاک کی صرف ایک آیت اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک حدیث ایسی سند سے پیش کر دے جس کے راویوں نے آئمہ کی تقلید کرنے والوں کو مشرک اور غیر مسلم کہا ہو۔ مسعود احمد نے اپنی کتابیں ان غیر مسلموں کے حوالوں سے لکھی ہیں۔ مسعود صاحب غیرت کسی چیز کا نام ہے یا نہیں؟ ہمیں کوئی یہودی بھی ایسا نہیں ملا جس نے اپنی عبادت کا طریقہ غیر یہودیوں یعنی ہندوؤں وغیرہ کے حوالوں سے لکھا ہو۔ لیکن آپ کا سارا دین ہی غیر مسلموں کے حوالوں پر مبنی ہے۔

الغرض مسعود احمد نے مسلمین کا مطلب غیر مقلدین کیا ہے۔ اس لیے مسعود کی جماعت المسلمین کا مطلب جماعت غیر مقلدین ہے اور یہ فرقہ چونکہ مسعود احمد کی اطاعت کو فرض مانتا ہے اس لیے اس کا نام مسعودی فرقہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث میں جہاں لفظ مسلمین آیا ہے اس سے یہ فرقہ ہر گز مراد نہیں جیسے قرآن میں لفظ ربوہ سے مرزائیوں کا شہر ہر گز مراد نہیں۔ قرآن پاک کے حزب اللہ سے مسعود احمد صاحب اپنے حریف مسعود الدین کی جماعت مراد نہیں لیتے۔ تو مسلمین سے اپنا فرقہ کیسے مراد لے کر قرآن پر جھوٹ بولتے ہیں جبکہ یہ فرقہ ابھی عمرِ بلوغ کو بھی نہیں پہنچا۔

جب مسعود صاحب قرآن میں لفظ سنت سے مراد اہلِ سنت نہیں لیتے۔ قرآن میں لفظ حدیث سے اہلِ حدیث مراد نہیں لیتے بلکہ انہیں کہتے ہیں کہ اہلِ حدیث مرکب اضافی ہے اور حدیث کا لفظ مفرد ہے۔ اس سے اہلِ حدیث مرکب کا ثبوت کیسے ہوا۔ مسعود صاحب کا حافظہ بہت کمزور ہے اس لیے وہ یہاں بھول گئے کہ جماعت المسلمین مرکب ہے۔ قرآن نے مسلمین بتایا تھا۔ مسعود نے قرآن کے خلاف اپنے فرقہ کا نام جماعت المسلمین رکھ لیا۔ جماعت المسلمین بمعنی جماعت غیر مقلدین اور مسعودی فرقہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی نہیں آیا۔ یہ لوگ رات دن قرآن و حدیث پر جھوٹ بولتے ہیں۔

جھوٹ پر جھوٹ۔ کسی بھوکے سے کسی نے پوچھا تھا دو اور دو اُس نے کہا چار روٹیاں۔ اُس نے روٹیاں مراد لے لی تھیں۔ اسی طرح اس فرقے کو جہاں مسلم کا لفظ نظر آئے اُس سے مسعودی فرقہ مراد لیتا ہے۔ یہ تو قرآن و حدیث پر جھوٹ ہے اور سب اہلِ اسلام پر جھوٹ بولا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے نام کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کیا۔ (صفحہ 3) کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ مسعود صاحب پہلے اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے تھے اب انہوں نے یہ نام چھوڑ دیا ہے۔ کیا کسی سنی حنفی نے کبھی یہ کہا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ان کے بارہ میں یہ جھوٹ کیوں لکھا کہ انہوں نے نام چھوڑ دیا۔ وہ اُن تمام آیات اور احادیث پر ایمان رکھتے ہیں جن میں مسلمانوں کا ذکر ہے اور مسلمان کہلاتے ہیں۔

دعوۃ المسلمین:۔ مسعود احمد بانی فرقہ بخاری صفحہ 134 کی حدیث سے بھی دھوکا دیتا ہے جس میں حائضہ عورتوں کو مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہے لیکن یہ نہیں بتاتا کہ بخاری میں اسی صفحہ پر اس سے صرف پانچ سطر اوپر دعوۃ المومنین کا لفظ ہے اور بخاری (صفحہ 46۔ ج 1) پر بھی مومنین کا لفظ ہے۔ اس حدیث سے جماعت غیر مقلدین مسعودی فرقہ مراد لینا رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے۔

تلزم جماعت المسلمین۔ بانی فرقہ مسعود احمد۔ اس حدیث میں امام سے اپنا امام ہونا مراد لیتا ہے جیسے مرزا قادیانی قرآن میں لفظ عیسیٰ سے اپنے آپ کو مراد لیتا ہے حالانکہ اس حدیث میں امام سے مراد خلیفہ ہے جیسا کہ خود حدیث رسول میں صراحتاً آ گیا ہے۔ (دیکھو ابوداؤ صفحہ 582 ج 2) اور بے چارے مسعود کو خلافت تو کیا ملتی وہ ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت غلامی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور جماعت المسلمین سے سنی مسلمان مراد ہے کیونکہ مسلم صفحہ 127 ج 2 پر اس جماعت کے

خالفین کے بارہ میں صراحتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لایستنون بسنتی فرمایا ہے جب وہ غیر سنی ہیں تو یقیناً جماعت المسلمین سے مراد سنی مسلمان ہیں مگر بانی فرقہ یہ الفاظ جن میں سنت کا ذکر ملتا ہے ہر گز نقل نہیں کرتا۔ اس حدیث سے اپنا فرقہ مراد لینا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح جھوٹ ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس حدیث میں جس فتنہ کا ذکر ہے وہ بالکل قربِ قیامت کا زمانہ ہے۔ ابو داؤد صفحہ 583 ج 2 پر صریح حدیث موجود ہے کہ گھوڑی حاملہ ہو گی مگر اُس کے بچہ جننے سے پہلے قیامت آ جائے گی۔ کیا واقعی یہ وہ زمانہ ہے۔ مسعود صاحب قرآن نے تو یہود کی یہ عادت بتائی ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ وہ باتوں کو اپنے موقع سے ہٹا کر بے موقع استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث کو بے موقع استعمال کر کے یہود کی یاد تازہ کر دی ہے۔

اگر آپ کو یہی شوق ہے کہ آپ کے اس نوزائیدہ فرقے کا ذکر کسی حدیث میں مل جائے تو اُس کے لیے مناسب ترین حدیث ہے۔ یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ۔ یعنی ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں میں صرف اسلام کا نام باقی رہ جائے گا۔ (جیسا کہ مسعودی فرقہ کا عنوان جماعت المسلمین ہے مگر اسلام الانقیاد کا نشان تک مفقود ہے) اُن کے قرآن کے صرف الفاظ ہوں گے (اس سے استنباط احکام کی اہلیت سے بالکل کورے ہوں گے) اُن کی مساجد اگرچہ آباد ہوں گی مگر وہ ہدایت کا سرچشمہ نہیں ہوں گی۔ اُن کے علماء زمین کے رہنے والوں میں سب سے شریر ہوں گے۔ (کیونکہ باقی شریر دنیا میں شرارتیں کریں گے اور مسجد سے باہر شرارتیں کرتے ہیں مگر اُن کی شرارتوں کے اڈے اُن کی مساجد ہوں گی اور وہ دین میں شرارتیں اور فتنے پھیلائیں گے۔ وہ اُن فتنوں کے بانی بھی ہوں گے اور اُن فتنوں کے سرپرست بھی ہوں گے (شعب الایمان بیہقی بحوالہ مرقاۃ (صفحہ 321 ج 1) دیکھیے یہ بات مشاہدہ میں آ چکی ہے کہ آپ کی مسجد سے ان پڑھ نوجوان نکل کر ہر دفتر، ہر بازار، ہر دکان پر بس میں فتنہ پھیلاتے مسلمانوں کو کافر مشرک کہتے ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنی جہالت کا بھی پورا پورا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم عالم نہیں ہیں۔ پھر ساتھ یہ بھی جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں جب ہم اُن کے سامنے قرآن و حدیث رکھتے ہیں کہ اس سے صرف ایک رکعت مکمل ترتیب اور مسائل دکھا دو تو صم بکم عمی فہم لا یرجعون کا مجسم مصداق آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔

لطیفہ ایک دن اس فرقہ کا ایک آدمی آیا اُس کے ہاتھ میں بانی فرقہ کی کتاب تلاش حق تھی۔ اُس کا دعویٰ تھا کہ ہم صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ میں نے پوچھا مسعود احمد کی اطاعت و تقلید کو فرض مانتے ہو اور داخل فی الدین سمجھتے ہو یا نہیں۔ اُس نے کہا ہم مسعود احمد کی پیروی معروف میں بحکم قرآن و حدیث فرض سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا آئمہ اربعہ کے مقلدین بھی آئمہ کی تقلید معروف میں کرتے ہیں تم اُس کو شرک و کفر سمجھتے ہو۔ مسعود احمد کی تقلید کو فرض مانتے ہیں جس کے پاس معروف ہے ہی نہیں منکرات ہیں اس پر وہ بہت تلملایا۔ میں نے کہا یہ کتاب خلاصہ تلاش حق 198 صفحات کی کتاب ہے۔ تم یہ بتاتے ہو کہ ہم صرف قرآن و حدیث مانتے ہیں ان 198 صفحات میں قرآن پاک کی کتنی آیات ہیں؟ احادیث صحیحہ کتنی ہیں؟ اور جھوٹ اور خیانتیں کتنی ہیں؟ میں نے کہا اس میں قرآن پاک کی ایک آیت بھی نہیں جو موافق موقع لکھی گئی ہو کہ مجتہد کی تقلید مسائل اجتہادیہ میں شرک و کفر ہے۔ ایک بھی حدیث اس مضمون کی نہیں ہے۔ ہاں جھوٹ اور خیانتیں بہت ہیں۔

(1) بانی فرقہ لکھتا ہے کہ صاحب در مختار نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کر کے شرائط امامت میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔

"اُسے امام بنایا جائے جس کا سر سب سے بڑا اور ذکر (آلہ تناسل) سب سے چھوٹا ہو" خلاصہ تلاش حق 24) بانی فرقہ نے ایک ہی سانس میں صاحب در مختار پر تین جھوٹ بول دیے کہ انھوں نے قال ابو حنیفہ سے قول بیان کیا ہے۔ اس کو شرط نماز کہا ہے۔ وہاں ذکر (آلہ تناسل) کا لفظ ہے۔ (2) بانی فرقہ لکھتا ہے کہ حضرت وائل دوسری مرتبہ شوال 10ھ میں مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ (البدایہ والنہایہ) دوسری مرتبہ آمد پر بھی اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رفع یدین کرتے تھے (صحیح مسلم (ص 74) بانی فرقہ نے جو بات البدایہ والنہایہ کی طرف منسوب کی ہے وہ بھی جھوٹ ہے اور جو صحیح مسلم کی طرف منسوب کی ہے وہ بھی جھوٹ ہے صحیح مسلم میں نہ دوبارہ آنے کا ذکر ہے نہ صحابہ کی رفع یدین کا (3) بانی فرقہ لکھتا ہے حضرت عمرؓ کے تو بیٹے پوتے سب رفع یدین کرتے تھے بلکہ بیٹے تو رفع یدین نہ کرنے والوں کو کنکریاں مارا کرتے تھے (مسند احمد) تلاش حق ص 185 یہ دونوں باتیں کہ حضرت عمرؓ کے بیٹے پوتے سب رفع یدین کیا کرتے تھے بلکہ بیٹے تو نہ کرنے والوں کو کنکریاں مارتے تھے ہرگز ہرگز امام احمد کی مسند میں نہیں ہیں آپ پہلے حضرت عمرؓ کے بیٹوں اور پوتوں کی فہرست مع حوالہ کتب بتائیں۔ پھر سب کا رفع یدین کرنا مسند احمد سے سندوں سے دکھائیں اور کنکریاں مارنا بھی رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے والوں کو بیٹوں کا عمل دکھائیں۔ (4) حضرت عمرؓ نے رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھاتے وقت رفع یدین کر کے نماز پڑھنے کا طریقہ مسجد نبوی میں برسرعام سکھایا خلاصہ تلاش حق ص 80۔ 186 پھر صلوٰۃ المسلمین ------ منہاج المسلمین ------- تفسیر قرآن عزیز ----- پر بانی فرقہ نے اُس

کی سند کو متصل اور صحیح قرار دیا ہے۔ جو بالکل جھوٹ ہے بانی فرقہ میں صداقت ایک ذرہ بھی موجود ہے تو اُس کی سند کا اتصال اور اُس سند کی صحت دلائل سے ثابت کر دے بانی فرقہ نے نصب الرایہ (صفحہ: 416۔ ج۔ 1) کی عبارت نقل کرنے میں بھی شرمناک خیانت سے کام لیا ہے میں نے کہا آپ ان جھوٹوں کی اشاعت اس نام سے کر رہے ہیں کہ یہ قرآن و حدیث کی دعوت ہے۔

مسعودی فرقہ اور قرآن:

بانی فرقہ اور اُس کے مقلدین قرآن کا نام لے کر عوام کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ یہ قرآن رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ یہ اُمت جن کے ذریعہ قرآن پاک و ہند میں آیا اہل سنت والجماعت حنفی تھے ہم اُن کو مسلمان سمجھتے ہیں تو گویا ہمیں یہ قرآن مسلمانوں کے ذریعہ سے ملا۔ بانی فرقہ اُن کو مشرک اور کافر قرار دیتا ہے تو اُن کو یہ قرآن مشرکوں اور کافروں کے ذریعہ ملا۔ وہ ان مشرکین و کفار پر اعتماد کیسے کر سکتے ہیں وہ کوئی ایسا قرآن لائیں جو غیر مقلدین کی سند متواتر سے اُن کو ملا ہو۔ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ اس فرقہ کے اکثر لوگ قرآن پاک کی ناظرہ تلاوت بھی صحیح نہیں کر سکتے۔ بانی فرقہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں اعتقاد یہ ہے "قرآن ہر لحاظ سے ایک مکمل کتاب ہے یہ ایک خوش نما جملہ تو ضرور ہے مگر حقیقت کچھ بھی نہیں۔ نہ نماز کا طریقہ اس میں ہے نہ کسی اور عمل کا اور پھر وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے یہ عجیب بات ہے۔" تفہیم الاسلام ص 226

قرآن کا اسلام تو بڑا آسان ہے دعا مانگ لو صلوٰۃ ادا ہو گئی، پاکیزگی اختیار کر لو زکوٰۃ ادا ہو گئی، صلوٰۃ میں ریاح خارج ہو جائے وضو سلامت رہے، ناچ و رنگ کی محفلیں قائم کرو کوئی ممانعت نہیں، فنون لطیفہ سے دلچسپی لو کوئی حرج نہیں، تاش اور شطرنج سے لطف اٹھاؤ کوئی مضائقہ نہیں، قحبہ خانہ کھولو کوئی ممانعت نہیں (ایضاً ص 232) قرآن پاک میں عریانیت کا درس ہے (ص 246۔ 247) قرآن میں بھی ایسی آیات پائی جاتی ہیں جس سے بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کو بڑا دھکا لگتا ہے (ص 147۔ 248) کیا ان آیات سے دشمنان اسلام کو اسلام پر ہنسنے کا موقع نہیں ملتا؟ ص 248 قرآن کی قطعیت پر تو قرآن کی آیات سے بھی چوٹ پڑتی ہے---- ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابیں ملاحظہ ہوں ص 255 وہ مسلم رہ کر بھی قرآن کا انکار کر سکتے ہیں--- مسلمانوں کا ایک جم غفیر تحریف پر ایمان رکھتا ہے (تفہیم الاسلام 269)

معلوم ہوا ہے کہ مسعودی فرقہ کے امام مفترض الطاعۃ کے نزدیک قرآن نہ مکمل ہے نہ قطعی ہے۔ قرآن دشمنان اسلام کو اسلام پر ہنسنے کا موقع دیتا ہے۔ قرآن رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کو بڑا دھکا لگاتا ہے۔ قرآن عریانیت کا درس دیتا ہے۔ ناچ، رنگ، تاش، شطرنج اور چکلے

گھونٹنے سے منع نہیں کرتا قرآن کی تحریف کا قائل بھی مسلم ہے قرآن کا انکار کر کے بھی انسان مسلم ہی رہتا ہے غیر مسلم تو صرف آئمہ کی تقلید سے ہوتا ہے۔

مسعودی فرقہ اور حدیث:

حدیث کی جس قدر مستند کتابیں آج دنیا میں ملتی ہیں اُن کے مؤلفین یا تو مجتہدین ہیں جن کو باقی فرقہ شریعت ساز قرار دیتا ہے اور شریعت سازی شرک و کفر ہے، ان پر قرآنی آیات احبار رُھبان والی فٹ کرتا ہے یا کتبِ حدیث کے مؤلفین مقلدین ہیں جن کا ذکر طبقاتِ حنفیہ، طبقاتِ مالکیہ، طبقاتِ شافعیہ اور طبقات حنابلہ میں ہے جن کو باقی فرقہ مشرک اور غیر مسلم کہتا ہے۔ اس لیے ان کتابوں سے تو اُن کا کوئی تعلق ہی نہیں وہ کوئی ایسی حدیث کی کتاب پیش کریں جس میں حدیث مجتہدین کو شریعت ساز اور اُن کے مقلدین کو مشرک اور غیر مسلم کہا ہو اور ہماری کتب حدیث کا مطالعہ بھی اس نے بہت سطحی نظر سے کیا ہے وہ خود لکھتا ہے "سطحی نظر سے حدیث کا مطالعہ غلط فہمی اور گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے ورنہ حقیقت میں اس کے رموز باطنی ہیں سطحی نظر سے تو قرآن کا مطالعہ بھی گمراہ کن ہو سکتا ہے (تفہیم الاسلام ص 135) خود باقی فرقہ کی گمراہی کی بنیاد قرآن و حدیث کا یہی سطحی مطالعہ ہے۔

کتب احادیث کا مطالعہ کرنے والا اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ کتب حدیث میں دو قسم کی احادیث ہیں (1) جو ایک ہی بات سے متعلق ہوں ان کے معارض کوئی دلیل شرعی نہ ہو ان پر امت کے عمل میں بھی اختلاف نہ ہو ایسی احادیث پر سب آئمہ نے عمل کیا ان کی مثال سورج کی روشنی کی سی ہے جو ساری دنیا میں گھر گھر پھیلی ہوئی ہے (2) دوسری قسم وہ احادیث ہیں جن میں آپس میں اختلاف و تعارض پایا جاتا ہے۔ اُن میں صحابہ کا عمل بھی مختلف ہے ایسی احادیث کو بعض علاقوں میں عملی تواتر نصیب ہوا بعض دوسرے علاقوں میں اُن کے بظاہر مخالف دوسری احادیث کو عملی تواتر نصیب ہوا۔ ان احادیث کی مثال چاند کے ثبوت کی طرح ہے ایک علاقے میں عید کا چاند نظر آ گیا سارا ملک عید پڑھ رہا ہے۔ دوسرے ملک میں چاند نظر نہیں آیا سب نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ دونوں ملک مسلمان ہیں موطا امام مالک میں کتنی ایسی احادیث ہیں جو سنداً صحیح ہیں لیکن اہلِ مدینہ کا تعامل اُس پر نہ ہونے کی وجہ سے امام مالک نے بھی اُن پر عمل نہیں کیا۔ اسی طرح امام اعظم امام ابو حنیفہ بھی ایسی روایات میں اُن روایات پر ہی عمل کرتے ہیں جن پر اہلِ کوفہ کا تعامل ہو۔ اُس کے مخالف احادیث اس علاقہ میں تو تواتر عملی کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ کہلاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کذاب اور دجال ہوں گے وہ ایسی احادیث تمہارے پاس لائیں گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی

(یعنی ان پر اُس علاقہ میں عمل نہ ہو گا۔ عملی تواتر ان کے خلاف ہو گا) آپ ﷺ نے فرمایا اُن سے بچنا، ایسا نہ ہو کہ تم کو فتنہ اور گمراہی میں مبتلا کر دیں (صحیح مسلم ص10/ج-1) باقی فرقہ مسعود احمد نے بالکل یہی کام کیا جس کو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ اور گمراہی قرار دیا تھا کہ جن احادیث کے موافق اس ملک میں صدیوں سے عملی تواتر موجود تھا۔ اُن کو جھوٹا اور ضعیف کہہ کر ناقابل عمل قرار دیا اور جو احادیث اس ملک کے صدیوں کے عملی تواتر کے خلاف تھیں اور عملاً شاذ تھیں اُن کو پیش کر کے فتنہ اور گمراہی پھیلائی۔

اجماع اُمت

آپ نے باقی فرقہ عقیدہ اسلام کے بارے میں کیسے معلوم کر لیا کہ اس کے نزدیک مسلم کا مطلب غیر مقلد ہے۔ قرآن پاک کے بارے میں بھی اس کے عقائد آپ کے سامنے آ گئے احادیث کے بارے میں بھی اس کا سارا زور متعارضات پر ہے اور متعارضات میں سے اُن احادیث پر عمل اور اُس کی دعوت جو اس ملک میں تواتر عملی کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ ہیں کاش وہ من شذ شذ فی النار کی وعید سے ڈر جاتا۔

تمام اہلِ سنت اجماع امت کو دلیل شرعی مانتے آئے ہیں اجماع امت کا مخالف بنصِ کتاب و سنت دوزخی ہے۔ باقی فرقہ اجماع امت کو دلیل شرعی نہیں سمجھتا۔ اس لیے اس نے اجماع کی تعریف ایسی بیان کی کہ اُس کا تحقق ہی نہ ہو سکے چنانچہ لکھتا ہے "اجماع اُمت سے مراد یہ ہے کہ صحابہ سے لے کر قیامت تک سب مسلم اُس پر اتفاق کر لیں (خلاصہ تلاش حق ص 117) اجماع کی یہ تعریف نہ قرآن میں نہ سنت میں نہ اصول میں مسعود صاحب نے اسی لیے اس پر کوئی حوالہ نہیں دیا گویا یہ تعریف اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ کی مصداق ہے۔ لیکن بعض جگہ باقی فرقہ کو خود اجماع کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ اسی کتاب کے ص 32 سے ص 36 تک اس بات پر زور دیا ہے کہ بخاری و مسلم کے صحیح ہونے پر اُمت کا اتفاق و اجماع ہے۔ کیا مسعود صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہ اجماع کس مقام پر کس سنہ میں ہوا تھا جہاں تمام صحابہ سے لے کر قیامت تک کے مسلم جمع تھے۔ مسعود جی یہ تو ابن صلاح کا قول ہے جو نہ خدا نہ نبی نہ صحابی نا تابعی نہ تبع تابعی نہ مجتہد بلکہ امام شافعی کا مقلد جو آپ کے نزدیک سرے سے مسلم ہی نہیں۔

اجتہاد و قیاس

تمام اہلِ سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ "القیاس مظہر لا مثبت" کہ قیاس کتاب و سنت کے پوشیدہ مسائل کو تلاش کرنے کا نام ہے از خود مسائل گھڑنے اور شریعت سازی کا نام قیاس و

اجتہاد نہیں ہے اہلِ سنت کا اتفاق ہے مجتہد شارع یعنی شریعت ساز نہیں ہوتا بلکہ شارح یعنی کتاب و سنت کی تشریحات کا ماہر ہوتا ہے وہ اجتہادی مسائل میں واسطہ فی البیان اور واسطہ فی التفہیم ہوتا ہے۔ اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک ایسے مسائل اجتہادیہ میں جو کتاب و سنت میں ہی پوشیدہ ہیں مجتہد پر اجتہاد واجب ہے اور عامی پر تقلید واجب ہے باقی فرقہ مسعود احمد جس نے اسلام اور اجماع کا معنی بگاڑا۔ اسی طرح اجتہاد اور تقلید کا معنی بھی بگاڑا۔ اہلِ سنت کے ہاں اجتہاد کا مطلب ہے کتاب و سنت کے پوشیدہ مسائل کی تلاش اور اس نے اجتہاد کا معنی یوں بگاڑا کہ قرآن و سنت کے خلاف مسائل گھڑنا اور کتاب و سنت کے خلاف شریعت سازی کرنا۔ یہ مطلب محض جھوٹ اور افتراء ہے کسی مجتہد سے باقی فرقہ اجتہاد کا یہ مطلب ثابت نہیں کر سکتا اور تقلید کا مطلب سب اہلِ سنت والجماعت کے ہاں یہی ہے کہ آئمہ مجتہدین نے جو مسائل کتاب و سنت ہی سے تلاش کیے ہیں اُس مجتہد کی رہنمائی میں کتاب و سنت سے ہی ظاہر شدہ احکام پر عمل کرنا۔ مگر باقی فرقہ نے تقلید مجتہد کا یہ غلط مطلب گھڑا کہ کتاب و سنت کے خلاف مجتہدین کے از خود گھڑے ہوئے مسائل پر عمل کرنا۔ اسی جھوٹ کی بناء پر اس نے فتنہ گرم کر دیا ہے حالانکہ مجتہد کی تقلید کا یہ مطلب باقی فرقہ کا خانہ ساز ہے۔ مقلدین پر بہتان اور افتراء ہے مقلدین کی کسی مستند کتاب سے باقی فرقہ تقلید مجتہد کی یہ تعریف ہر گز نہیں دکھا سکتا۔

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے:

باقی فرقہ اگرچہ مجتہدین کو شریعت ساز سمجھتا ہے مگر ایک جگہ اس کے قلم سے حق بات نکل ہی گئی لکھتا ہے "اس میں شک نہیں کہ چاروں اماموں نے جس اصول پر مسائل کی بنیاد رکھی وہ اصول سنت ہے کیوں کہ ان لوگوں نے مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کیا اور قرآن و حدیث کو چھوڑ کر کسی اور شخص کے قول کو دلیل نہیں بنایا نہ اُس کو حجت سمجھا۔ لہٰذا اُن کا یہ طریقہ بے شک سنت تھا اور وہ چاروں برحق تھے۔ رحمہم اللہ (خلاصہ تلاشِ حق ص 88) ایسے ہی موقع پر کسی نے کہا ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

اب سوال یہ ہے کہ جو امام برحق ہیں۔ انھوں نے مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں حل فرمائے۔ اُن کا طریقہ سنت ہے تو اُن مسائل کی پیروی عین کتاب و سنت کی پیروی ہے اس تقلید کو کفر شرک کیسے کہا جاتا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

آئمہ اربعہ کو باقی فرقہ نے برحق مان لیا اب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھیے ایک شخص نے اُسے خط لکھا "میں بفضلِ خدا حنفی ہوں قرآن مجید۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلک صحابہ کرام کے بعد امام ابو حنیفہ کا اتباع کرتا ہوں اور حنفی کہلاتا ہوں اور بفضلہ تعالیٰ مطمئن ہوں لیکن حنفی ہونا جزوِ ایمان نہیں سمجھتا اور اُن کا اتباع اس لیے کرتا ہوں کہ انھوں نے قرآن و حدیث کو خوب سمجھا، حدیثوں کو سمجھنا اور جانچنا بڑی قابلیت کا کام ہے۔ انھوں نے قرآن و حدیث کو خوب سمجھا اور ہم کو نہایت آسان طریقہ سے سمجھایا۔ جب ہی تو آج ایک ہزار سال سے زائد زمانہ سے لوگ اُن کا اتباع کرتے چلے آتے ہیں نہ صرف کراچی اور بھاول بلکہ ساری دنیا میں اُن کا اتباع کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک کرتے رہیں گے۔ آپ اندازہ لگائیے کہ اُن ایک ہزار سے زائد برسوں میں کیسے کیسے زبردست محدث قابل ترین علماءِ کرام، عابد، زاہد، مجتہد، امام فقیہ گزرے ہیں جو اُن کے معتقد ہوئے اور ان کا اتباع کرتے تھے امام صاحب کا شمار تابعین میں تھا۔ امام صاحب کی مبارک آنکھوں نے صحابہ کرام کو دیکھا۔ غور کیجیے امام صاحب کا رتبہ کتنا بڑا ہے۔ بڑے بڑے امام وقت آپ کے شاگرد گزرے ہیں آج اُن۔ کے مقابلے میں اگر کوئی اپنی عقل کو ترجیح دے اور اُن کو برا بھلا کہہ کر جھگڑا میں اپنا مقام حاصل کرنا چاہے تو یہ اُس کی خود غرضی اور نادانی بلکہ جہالت ہے (خلاصہ تلاشِ حق ص 15)

باقی فرقہ مسعود احمد صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔ "میں اُن تمام فضائل کو تسلیم کرتا ہوں جو آپ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کیے ہیں میں کسی بھی چیز میں اپنے کو اُن کا ہم پلہ تو کجا اُن کی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں سمجھتا (خلاصہ تلاشِ حق ص 22) مسعودی فرقہ غور کرے کہ جو لوگ امام اعظم کی تقلید و رہنمائی میں کتاب و سنت پر عمل کریں اُن کو آپ لوگ مشرک اور غیر مسلم قرار دیتے ہیں اور آپ کا امام جو باقرار خود ہمارے امام کی خاکِ پا کے برابر نہیں اُس کی تقلید کو فرض مانا جاتا ہے۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔

فرقہ بندی:

گزشتہ سطور میں واضح کر چکا ہوں کہ دورِ برطانیہ میں ملکہ وکٹوریہ کے اشتہار آزادگی مذہب پر لبیک کہتے ہوئے جو لوگ قیدِ مذہب یعنی تقلید امام سے آزاد ہو گئے اُن میں فرقے ہی فرقے بنتے گئے کہ لوگ ان فرقوں سے تنگ آ گئے اس فرقہ بندی کا ایک ہی علاج تھا کہ یہ لوگ ذہنی آوارگی چھوڑ کر پھر تقلید امام کی طرف آ جاتے تو اس فرقہ در فرقہ اور اختلاف در اختلاف سے بچ جاتے۔ اہلِ اسلام کی صفوں میں پھر اتحاد و اتفاق پیدا ہو جاتا مگر یہ علاج حکومت برطانیہ کے لیے سخت خطرہ تھا ان فرقہ

پرستوں کا طریقہ یہ رہا کہ فرقہ پرستی کی برائی بیان کرتے فرقہ بندی کے اپنے گناہ کو آئمہ اربعہ کے سر تھوپتے۔ اُن کو دل کھول کر بُرا بھلا کہتے کہ لوگ کہیں اُن کی تقلید کی طرف واپس نہ چلے جائیں اور ہمارے فرقے بٹ نہ جائیں آئمہ اربعہ پر فرقہ پرستی کا بہتان باندھ کر خود ایک اور فرقہ بنا لیتے۔ یہی کچھ اس فرقہ کے بانی نے کیا فرقہ پرستی کی برائی بیان کرتے کرتے خود ایک نیا فرقہ بنا لیا اور گالیاں بدستور مذاہب اربعہ کو دے رہے ہیں۔ ہم پہلے اپنے بارے میں عرض کرتے ہیں اسلام ہمارا دین ہے ہم مسلمان ہیں جس نام کی وجہ سے ہم دوسرے دینوں سے ممتاز ہیں نہ ہم ہندو ہیں نہ عیسائی نہ یہودی۔ پھر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے موافق آپ کی اُمت مختلف فرقوں میں بٹ گئی ان میں نجات پانے والی جماعت کا نام اہلِ سنت والجماعت ہے اس نام سے باقی اسلامی فرقوں شیعہ، معتزلہ، جہمیہ، قدریہ وغیرہ سے ممتاز پھر اہل سنت والجماعت میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ پاک کی جماعت کے طریقوں کو چار آئمہ کرام نے مرتب اور مدون فرمایا جس طرح قرآن پاک کو سات قاریوں نے مرتب فرمایا۔ اب کسی علاقے میں کسی قاری کی متواتر قراۃ کے مطابق سب لوگ تلاوت کر رہے ہیں۔ کسی علاقے میں دوسرے قاری کی قراۃ پر تلاوت کر رہے ہیں۔ جس طرح ان سات قرأتوں کو کوئی بے وقوف سات قرآن نہیں کہتا۔ سات ٹکڑے نہیں کہتا۔ جس نے ایک قراۃ پر قرآن کریم کی تلاوت کی اُسے مکمل قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب ملا اسی طرح جس نے ایک امام کی تقلید میں آپ ﷺ کی سنت پر عمل کیا اُسے پوری سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملا۔ جس قرآن پاک کی مختلف سات یا دس قرأتوں کو فرقہ وارانہ قرآئیں کہنا پرلے درجہ کی جہالت ہے اسی طرح مذاہب اربعہ کو فرقے قرار دینا ان کے اختلاف کو فرقہ ورانہ قرار دینا یہ جہالت کی انتہا ہے مذہب کا معنی راستہ ہوتا ہے جو منزل سے ملانے کے لیے بنایا جاتا ہے اور فرقہ کا معنی خود بانی فرقہ نے کٹنے والا کیا ہے۔ مذہب ملانے والا، فرقہ کاٹنے والا دو متضاد باتیں ہیں مذہب کو فرقہ کہنا دن کو رات، آسمان کو زمین، گرم کو سرد کہنے سے بڑھ کر حماقت ہے۔ جس طرح قاریوں کا اختلاف قراۃ صحابہ سے آیا۔ کتب احادیث میں بعض اختلافی احادیث صحابہؓ سے مروی ہیں کتب احادیث میں صحابہؓ کے مختلف اجتہادی فتاوٰی درج ہیں تو کیا یہ عقل مند یہاں بھی فرقہ وارانہ صحابہ، فرقہ وارانہ احادیث، فرقہ وارانہ قرآن کہہ کر یہ اعلان کرے گا کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ واریت کو چھوڑنے کا حکم دیا سب فرقہ وارانہ صحابہ کو چھوڑ دو سب فرقہ وارانہ احادیث کو چھوڑ دو۔ سب فرقہ وارانہ قرآنوں اور فرقہ وارانہ رسولوں کو چھوڑ دو۔ چونکہ مسعود صاحب نے خود اکابر سے کٹ کر فرقہ بنایا اپنے آپ کو امام مفترض الطاعۃ بنایا اُس کا رات دن نیند اور بیداری فرقہ واریت میں ڈیوٹی ہوتی ہے اس لیے وہ جس کو گالیاں دینا چاہتا ہے اُس کے ساتھ لفظ فرقہ وارانہ اپنی طرف سے لگا کر اُس کو کوسنا شروع کر دیتا ہے۔ جب گالیاں دے کر تھک جاتا ہے تو اُن ہی فرقہ وارانہ کتب حدیث سے متروک العمل احادیث چن کر اپنے فرقے کو اُس پر لگاتا ہے انہیں فرقہ وارانہ

مذاہب کے علماء کو احبار رُھبان مان کر اُن کے فیصلے نقل کرتا ہے کہ فلاں حدیث صحیح ہے فلاں ضعیف ہے۔ انہیں فرقہ وارانہ مذاہب کے اسماء الرجال اور علم اصول سے سرقہ کرتا ہے۔ زبان سے اُن کو مشرک بھی کہتا ہے اُن کی جوتیاں بھی چاٹتا ہے۔ اُن کی تھوک چاٹ جاتا ہے۔ مذاہب کو فرقہ وارانہ کہنا اس بدعقل فرقہ کی جہالت ہے۔

اختلاف اُمت:

باقی فرقہ چونکہ خود سراپا اختلاف ہے۔ اس لیے اختلاف اختلاف کے نعرے لگاتا ہے لیکن جیسا کہ گزر چکا اختلاف احادیث میں بھی ہے، اختلاف قرأت میں بھی ہے، اختلاف صحابہ میں بھی ہے، اختلاف اصول حدیث میں بھی ہے، اختلاف اسماء الرجال میں بھی ہے، اختلاف محدثین میں بھی ہے، اختلاف مجتہدین میں بھی ہے، ان سب اختلافات کو وہ برداشت کرتا ہے مگر مجتہدین کے اختلاف کو خوب اچھالتا ہے۔ اختلاف کی برائی میں جو آیت یا حدیث مل جائے اُسے صرف آئمہ کے اختلاف پر چسپاں کرتا ہے حالانکہ وہ خود بھی مانتا ہے کہ اختلاف دو قسم کا ہوتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ "اختلاف ایک فطری امر ہے ہو جایا کرتا ہے (تفسیر قرآن عزیز ص 751 جلد اول) یقیناً آئمہ مجتہدین کا اختلاف بھی فطری ہے خود بانی فرقہ جدید لکھتے ہیں۔ "اجتہادی اختلاف اعمال میں تو ہو سکتا ہے اور اس کو گوارہ کیا جا سکتا ہے.... آئمہ کا اختلاف اجتہادی تھا اور صرف اعمال میں تھا (خلاصہ تلاشِ حق ص 66) اور آپ پڑھ چکے ہیں کہ باقی فرقہ چاروں آئمہ کو برحق مانتا ہے (خلاصہ تلاشِ حق ص 88) پھر اُن کے اختلاف کا شور کس لیے کرتا ہے۔

ہاں اختلاف کی دوسری قسم کو بانی فرقہ نے لعنت لکھا ہے (تفسیر قرآن عزیز ص 752 جلد اول) اب دونوں کو مثال سے سمجھیں ایک شخص کراچی شہر میں ہے جو سینکڑوں مساجد کے محراب کو دیکھ رہا ہے اور ہزاروں نمازیوں کو قبلہ کی طرف کر کے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے کہ سب مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ شخص سب کے خلاف شمال کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے اور سب نمازیوں کی نماز کو باطل کہتا ہے جب پوچھو تو بخاری شریف کھول کر بیٹھ جاتا ہے کہ اس میں صحیح حدیث موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا رفع حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت کرو بلکہ رفع حاجت کے وقت یا مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف بخاری شریف کی اس صحیح حدیث سے ثابت ہو گیا کہ قبلہ نہ مشرق کی طرف ہو سکتا ہے نہ مغرب کی طرف جس طرح میں نے بخاری شریف سے ثابت کر دیا کہ قبلہ ہرگز ہرگز مغرب کی طرف نہیں ہو سکتا تمہاری ساری نمازیں باطل ہیں اگر کوئی شخص بخاری کی صریح حدیث سے مجھے دکھا دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبلہ شمال کی طرف نہیں ہو سکتا تو میں شمال

کا صریح لفظ دکھا کر مبلغ پچاس لاکھ روپے انعام دوں گا۔ کیا مسعود صاحب اس آدمی سے یہ انعام لے سکیں گے اگرچہ وہ شخص یہ اختلاف حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بخاری شریف کے نام کر کر رہا ہے۔ مگر اس کے اس بیّن اختلاف کو اُمت میں تفرقہ قرار دیا جائے گا۔ قرآن و حدیث میں جہاں بھی تفرقہ کی مذمت ہے وہ وہی تفرقہ و اختلاف ہے جو بیّنہ (پوری وضاحت) کے بعد کیا جائے۔ ہاں فطری اختلاف کی مثال یہ ہے کہ سندھ کے جنگل میں رات ہو گئی۔ آسمان پر بادل ہیں کوئی ستارہ نظر نہیں آتا قبلہ کا علم نہیں نہ کوئی بتانے والا ہے اب چار لوگوں نے تحری سوچ بچار کیا، ایک کا دل اس طرف مائل ہوا کہ قبلہ اس طرف ہے حالانکہ وہ مشرق ہے، دوسرے کا دل مائل ہوا کہ اس طرف ہے حالانکہ وہ شمال ہے، تیسرے کا دل جنوب کی طرف مائل ہوا چوتھے کا مغرب کی طرف سب نے نماز عشاء پڑھ لی۔ اب دیکھیے ان چاروں میں یقیناً صرف ایک منہ قبلہ کی طرف تین کے چہرے یقیناً یقیناً قبلہ سے مُڑے ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کی نماز قبول فرمائی ہاں اتنا فرق ہوا کہ جس نے مغرب کی طرف نماز پڑھی اُس کی نماز اور اجر دو ملے۔ باقی تینوں کی نماز قبول مگر اجر ایک ایک ملا۔ ایسے اختلاف کو اجتہادی اختلاف کہتے ہیں یہ ایک فطری اختلاف ہے۔ کیا مسعود صاحب ان چاروں نمازیوں پر تفرق و اختلاف کی مذمت والی آیات و احادیث فٹ کر کے ان کو کافر مشرک قرار دیں گے مسعود صاحب کا اجتہادی اختلاف پر ان آیات کو چسپاں کرنا یہودیوں کی طرح یحرفون الکلم عن مواضعہ پر عمل ہے۔ الغرض مسعود صاحب نے اپنے مفترض الطاعۃ امام بننے کے بعد اسلام کے معنی بدلے، اجتہاد کے معنی بدلے، تقلید کے معنی بدلے، مذہب کے معنی بدلے، فرقہ وارانہ کا لفظ بے موقع استعمال کیا، اختلاف فطری کو اختلاف لعنت قرار دیا۔

مسعود صاحب کی عادت:

مسعود صاحب لوگوں کے سامنے یہ دعوت لے کر کھڑے ہوئے کہ میں ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے دکھا سکتا ہوں مگر اس میں وہ بُری طرح ناکام ہوئے تو اپنی اس ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لیے پھر وہ فقہ کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں کبھی تو وہ فقہ کی کتابوں سے ایسے مسائل پیش کرتے ہیں جو نہ مفتیٰ بہ ہیں نہ معمول بہ مسعود صاحب مذہب حنفی ان مسائل کا نام ہے جن پر احناف کا فتویٰ اور متواتر عمل ہے شاذ اور متروک اقوال مذہب حنفی ہرگز نہیں جس طرح قرآن وہی ہے جو امت میں تواتر کے ساتھ ہر جگہ پڑھا جا رہا ہے نہ کہ کسی کتاب میں مذکور شاذ و متروک قراتوں کو قرآن کہا جائے ایسا شیعہ عیسائی اور ہندو تو کرتے تھے آپ بھی مفتیٰ بہ اور معمول بہ مسائل کو چھوڑ کر غیر مفتیٰ، اور شاذ مسائل پر اعتراض شروع کر دیا اس کا جواب ہماری طرف سے وہی ہے جو آپ نے منکرِ حدیث برق صاحب کو دیا ہے "ضعیف حدیث کے ہم جواب دہ نہیں۔ ضعیف حدیث پر

اعتراض کرنا بھی فضول ہے (تفہیم الاسلام 250) ہم بھی کہتے ہیں شاذ غیر مفتیٰ بہ اور متروک العمل اقوال مذہب حنفی نہیں اُن اقوال پر اعتراض بھی فضول ہے اور ہم ان کے جواب دہ بھی نہیں ہیں۔

اور بعض اوقات مسعود صاحب منکرین حدیث کی تقلید پر اُتر آتے ہیں جیسے وہ کہا کرتے ہیں کہ احادیث میں بہت سے گندے مسائل ہیں۔ بہت سی حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں، یہی کچھ مسعود صاحب نے فقہ کے بارے میں کہا میرے خیال میں اس کا جواب بھی وہی بہتر ہے جو مسعود صاحب نے منکرینِ حدیث کو دیا ہے لکھتے ہیں "اگر سب (محدثین) نے مل کر کسی حدیث کو قرآن مجید کے خلاف نہیں سمجھا اور ہم اس کو قرآن مجید کے خلاف سمجھیں تو کیا یہ ہماری سمجھ کا قصور ہے یا اُن سب اگلے پچھلے محدثین کی سمجھ کا قصور ہے (تفہیم الاسلام ص 260) مسعود صاحب ہزاروں محدثین اور فقہا امام صاحب کے مقلد گزرے ہیں جیسا کہ آپ کو بھی اعتراف ہے اگر ان سب نے ان مسائل کو خلاف حدیث کے خلاف نہیں کہا، تو اصل بات یہی ہے نہ آپ کو حدیث کی سمجھ آئی نہ فقہ کے مسئلہ کی سمجھ آئی کیوں کہ اصل کتابیں تو آپ کو پڑھنی نہیں آتیں۔ یہ سارا آپ کی سمجھ کا ہی قصور ہے۔

آخری بات:

بانی فرقہ نے اپنے بارے میں اپنے فرقہ کو یہ باور کرا رکھا ہے کہ وہ بہت بڑا محقق ہے اور وہ اپنی کتاب میں سب صحیح احادیث نقل کرتا ہے اس لیے بیچارے سادہ لوح لوگ اس کی باتوں میں پھنس جاتے ہیں اس مختصر رسالہ میں صرف چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ بانی فرقہ نے 1395ھ میں یہ فرقہ بنایا اور 1398ھ میں نماز کی کتاب بنام "صلوۃ المسلمین" شائع کی اس میں لکھا "اس کتاب میں کوئی ضعیف حدیث نہیں لی گئی اگر کوئی صاحب اس کتاب کی کسی حدیث کے ضعیف ہونے کی نشاندہی فرمائیں گے تو ان شاء اللہ آئندہ اشاعت میں اُسے اس کتاب میں درج نہیں کیا جائے گا۔ ص 24۔

اس کتاب میں سب سے زیادہ زور مسئلہ رفع یدین پر لگایا ہے چنانچہ ضمیمہ (1) صفحہ 310 پر اس پر پہلی حدیث ابو بکر صدیقؓ سے لایا ہے اس کی سند کا پہلا راوی امام بیہقی مقلد امام شافعی (تذکرۃ الحفاظ، طبقات الشافعیہ) اُن کا مستقل رسالہ حیات الانبیاء پر ہے۔ یہ دونوں باتیں مسعود کے نزدیک شرک ہیں۔ (2) دوسرا راوی ابو عبداللہ الحافظ یہ شیعہ ہے اور فرقہ میں ہونا مسعود کے ہاں شرک ہے۔ (3) الصفار کا سماع السلمی سے ثابت نہیں اور منقطع روایت بانی فرقہ کے نزدیک باطل اور ناقابلِ اعتبار ہے۔ (تفہیم الاسلام 93 صفحہ 109۔ صفحہ 113) یعنی 4۔ ابو النعمان محمد بن الفضل

دارم ضعیف ہے۔ تہذیب التہذیب صفحہ 04:ج 9۔ ایسی روایت کو باقی فرقہ کذب و بہتان کہتا ہے۔ (تفہیم صفحہ 138) دوسری روایت حضرت عمرؓ سے نقل کی ہے۔ (5) جو اس کو متصل السند کہا ہے جو بالکل غلط ہے۔ متصل سند پیش کرے ورنہ یہ باطل اور ناقابلِ اعتبار ہے۔ (6) اس کے دو راوی میتؤہ اور سلیمان غیر معروف ہیں۔ خود باقی فرقہ ایسی روایت کو جھوٹ اور افترا کہتا ہے۔ (تفہیم صفحہ 136) (7) صفحہ 312 پر حضرت علیؓ کی روایت لکھی ہے جس میں عبدالرحمن بن ابی الزناد ضعیف اور منفرد ہے۔ اور ازالام من الصبہ تیں کا ترجمہ جب دور کعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے کیا ہے جو غلط ہے۔ (8) عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے مرفوع موقوف ہونے میں اختلاف ہے۔ 9۔ مالک بن الحویرث کی حدیث کا مدار ابو قلابہ ناصبی پر ہے۔ جو باقی فرقہ کے نزدیک فرقہ پرست اور مشرک ہے۔ (10) حضرت وائل کی سند کا راوی محمد بن جحادہ شیعہ یعنی فرقہ پرست اور مشرک ہے۔ (11) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کا مدار ابن جریج پر ہے جس نے مکہ مکرمہ میں رہ کر 90 عورتوں کے ساتھ متعہ کیا اور دوسرا راوی یحییٰ بن ایوب غافقی ضعیف ہے۔ (12) حضرت جابرؓ کی روایت میں ابو حذیفہ ضعیف ہے۔ (13) انسؓ کی روایت کی سند میں حمید مدلس ہے۔ اور مدلس کی روایت کو باقی فرقہ مشکوک کہتا ہے۔ تفہیم صفحہ 114۔ (14) تمام صحابہ رفع یدین کرتے تھے نہ حسن بصری تمام صحابہ کو ملے نہ اس کی سند صحیح کہ قتادہ مدلس ہے اور جزء رفع یدین کا راوی محمود بن اسحاق الخزاعی کا ترجمہ و توثیق ثابت نہیں (15) 453۔ پر حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت سعیدؓ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ حضرت ابو عبیدہؓ حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت زیادہ بن حارثؓ، 11 صحابہ کا نام لکھا ہے کہ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رکوع جاتے۔ رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔ اگر مسعود صاحب ان گیارہ صحابہ سے صحیح سند ہی دکھادیں تو ہم فی سند ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اور اس کے فرقہ والوں سے بھی عرض ہے کہ جو شخص ایک سانس میں گیارہ صحابہ پر جھوٹ بولتا ہے۔ آپ اس امام کی اطاعت فرض جانتے ہیں۔ (16) صفحہ 452۔ 453۔ پر صحابہ کی ایک مجلس کا ذکر کیا ہے کہ 17 صحابہ اس مجلس میں تھے۔ وہ کسی صحیح سند سے حدیث میں سترہ کا لفظ نہیں دکھا سکتا۔ جس روایت کا حوالہ دیا ہے اس میں سترہ کی بجائے عشرہ کا لفظ ہے اور روایت بھی ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالحمید بن جعفر ہے (17) اس کا راوی محمد بن عمرو بن عطاء 40ھ میں پیدا ہوا۔ وہ دس پندرہ سال کی عمر میں ہی یہ روایت کر سکتا ہے جبکہ ان 17 میں سے حضرت زیدؓ 48ھ، حضرت ابو مسعودؓ 38ھ، حضرت سلمانؓ 34ھ حضرت عمارؓ 38ھ، حضرت ابو قتادہؓ صحیح قول پر 38ھ حضرت محمد بن مسلمہؓ 41ھ، حضرت ابو اسید 30ھ، حضرت سہلؓ 42ھ میں انتقال فرما چکے تھے۔ تو رفع یدین کے ثبوت کے لیے یہ پرانی قبریں اکھاڑ کر ایک مردہ کا نفس کیسے 3 نمبر کی گئی۔ باقی فرقہ حدیث اور تاریخ دونوں

سے لاعلم ہے۔ (18) صفحہ 455 پر حضرت وائلؓ کی حدیث جو ابو داؤد سے نقل کی ہے اس کے ساتھ صراحت تھی کہ تمام صحابہ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے باقی فرقہ نے یہاں بہت بڑی خیانت کی ہے۔ (19) حمید بن ہلال کی روایت کی سند میں ابی ہلال راسبی ضعیف ہے اور اس میں نہ رکوع کی رفع یدین کا ذکر ہے۔ نہ تیسری رکعت کے شروع کا ہے (20) سعید بن جبیر کے اثر میں الحسین بن علی ضعیف اور عبدالملک بن سلیمان بھی ضعیف ہے۔ ایک ہی مسئلہ میں بیس جھوٹ ہیں۔ پھر کسی ایک حدیث میں بھی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اکابر صحابہ میں سے ایک صحابی بھی ہمیشہ یہ اختلافی رفع یدین کرتے رہے (21) مسئلہ قراۃ خلف الامام میں سکتات میں قراۃ کی حدیث ص 338 پر حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے سند میں امام بیہقی مقلد امام شافعی، ابو عبداللہ رافضی، محمد بن عبداللہ الشیبری، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز کی توثیق ثابت نہیں ابوالصلت الہروی، رافضی خبیث۔ ابو معاویہ مرجئی خبیث عمرو بن محمد اور شعیب بن محمد مدلس باقی فرقہ کے علم و انصاف کا یہ حال ہے ایک ہی سند میں دو رافضی دو مزید فرقہ پرست دو مجہول اور مدلس ہیں مگر سند صحیح ہے ناطقہ سر بگریباں ہے کہ اسے کیا کہیے (22) ص 344 پر پھر عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث نقل کی ہے اور سند کو حسن کہا ہے جب کہ سند میں بیہقی مقلد امام شافعی عبدالحمید بن جعفر منکر حدیث دو فرقہ پرست مشرک ابو بکر الحنفی غیر معروف ہے (23) آمین بالجہر کے ثبوت میں 374 پر ام الحصین سے جو حدیث نقل کی ہے اس کی سند میں ہارون الاعور رافضی اسماعیل بن مسلم ضعیف ابی اسحاق مدلس اور ابن ام الحصین مجہول ہے۔ باقی فرقہ اس حدیث سے استدلال فرما رہے ہیں اور اس کے فرقہ کے لوگ رات دن یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں مسعود صاحب جیسا محقق کوئی نہیں اس کی اطاعت فرض ہے حالانکہ وہ بیچارہ علوم دینیہ میں بالکل کورا ہے اللہ تعالیٰ اس کے فتنے سے اپنے محبوب کی امت کو بچائے آمین یا الٰہ العالمین۔

جامعہ احسن العلوم

واحسن کما احسن اللہ الیک (الآیۃ)

جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شعبہ نشر واشاعت (الیکٹرونکس میڈیا) سے

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ العالی

کی حسب ذیل تقاریر دستیاب ہیں۔

دورہ تفسیر کے مکمل کیسٹس

جمعۃ المبارک کی تقاریر کے کیسٹس

جمعۃ المبارک کے بعد فقہی مجلس میں سوالات وجوابات کی نشست کی کیسٹس

۲۰۰ گھنٹے کے دورہ تفسیر کے بیانات صرف دو CD میں دستیاب ہیں۔

کمپیوٹر M.P.-3, CD

شائقین علوم قرآن کے لئے خوشخبری

شیخ التفسیر والحدیث، فقیہ العصر

حضرت مولانا مفتی **محمد زرولی خان** دامت برکاتہم العالیہ

نے قرآن کریم کے علوم کی اشاعت وترویج کے لئے نہایت مختصر عام فہم اور تحقیق سے لبریز صرف ۴۰ دنوں کا کورس

دورہ تفسیر قرآن کریم

مقرر فرمایا۔ جو کہ **الحمد للہ** گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے ہر سال ۱۰ شعبان المعظم سے لے کر ۲۰ رمضان المبارک تک یومیہ صرف ۴ گھنٹے صبح ۸ تا ۱۲ ہوتا ہے۔ جس میں ماہرین فن علماء وطلباء علوم اسلامیہ کے علاوہ ڈاکٹر، پروفیسر، وکلاء، انجینئرز، تجار، اسٹوڈنٹس اور زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق افراد کثیر تعداد میں شرکت فرماتے ہیں۔

خواتین کے لئے خصوصی انتظام ہوتا ہے۔

الجامعة الاسلامية العربية احسن العلوم

وأحسن كما أحسن الله إليك (الاية)





